حضرت نورالدین اعظم رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان بزرگ ترین ہستیوں میں سے جو حضرت مسیح موعود کا ساتھ دینے اور خدمات دینیہ بجانے میں سب سے اوّل اور پیش پیش رہے حضرت مولانا نورالدین رحمۃ اللہ علیہ اس بلند ترین مقام پر فائز ہیں جہاں جماعت کے کسی دوسرے فرد کو پہنچنا نصیب نہیں ہوا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دو فرشتوں میں سے ایک قرار دیا جن کے کندھوں پر مسیح موعود نازل ہوا یعنے مسیح موعودؑ کی تائید و نصرت کا انحصار ان دو محترم شخصیتوں پر رکھا گیا جن میں سے ایک کا نام مولٰنا حکیم نورالدین تھا، اور دوسرے کا مولانا سیّد محمد احسن امروہی باالفاظ دیگر یہ دو محترم شخصیتیں بمنزلہ ان دو فرشتوں کے تھیں، جن کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ ان کے کندھوں پر مسیح موعودؑ کا نزول ہوگا۔

اس وقت ہمیں صرف حضرت مولانا نورالدین رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے، جو سب سے پہلے اس وقت حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے جب آپ براہین احمدیہ کی تصنیف میں مصروف تھے، اور ابھی آپ کو مسیحیت کے منصب پر فائز نہیں کیا گیا تھا، بلکہ ابھی بیعت لینے کا بھی آپ کو حکم نہ تھا۔ اس وقت حضرت مولانا نورالدین رحمہ آپ کی خدمت میں پہنچے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنیکی خواہش

www.aaiil.org

کی، جس کے جواب میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ مجھے ابھی بیعت لینے کا حکم نہیں اور میں جناب الٰہی کے حکم کے بغیر اس معاملہ میں قدم نہیں اُٹھا سکتا، اس پر حضرت مولنا نے عرض کیا کہ آپ وعدہ فرمائیں کہ جب بیعت لینے کا حکم ہو تو سب سے پہلے میری بیعت لی جائے۔ آپ نے وعدہ فرمایا، یہ حضرت مولنا کی حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی ملاقات تھی اور مولنا شیر علی صاحب مرحوم و مغفور کا بیان ہے کہ حضرت اقدسؑ نے کہیں لکھا ہے کہ میں دُعا کیا کرتا تھا کہ خدا مجھے موسٰی کی طرح ہارون عطا کرے پھر جب نورالدین صاحب آئے تو میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ ھٰذا دعائی یعنے میری دُعا کا مصداق یہی شخص ہے۔

حضرت مولانا نورالدین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری میں فنا فی الشیخ کی منزل پر پہنچے ہوئے تھے فروعی اور تحقیقاتی مسائل میں آپ کی رائے جو حضرت مسیح موعود کے خیال کے مطابق نہ ہو آپ فوراً اسے چھوڑ دیتے یا کم از کم اس بارہ میں سکوت کرتے اور حافظ شیرازیؒ کے اس شعر کو اپنا وظیفہ عمل سمجھتے تھے ؎

بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود ز راہ و رسم منزلہا

اس بارہ میں دو مثالیں ہمارے سامنے ہیں اوّل ولادت مسیح کا مسئلہ جس کے متعلق آپ کا ہمیشہ یہی خیال تھا کہ مسیح علیہ السلام باباپ پیدا ہوئے، لیکن چونکہ حضرت مسیح موعودؑ بن باپ ولادت کے قائل تھے، اس لئے آپ نے اسبارہ میں کامل سکوت اختیار کیا، اور کبھی اس مسئلہ کو زیر بحث نہ لائے، ایسا ہی جب

حضرت مسیح موعودؑ نے تجمعہ الصلوتین کی حدیث کے مطابق بعض اہم تصنیفات میں مصروفیت کی وجہ سے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرنی شروع کیں اور قادیان میں تمام جماعت آپ کے ساتھ ان دونوں کو جمع کر کے پڑھتی تھی، تو باوجودیکہ مولانا سید محمد احسن صاحب اور بعض دیگر علماء اس کو جائز نہ سمجھتے اور حضرت مسیح موعودؑ سے اس بار ..... میں جھگڑا کرتے تھے مولانا نورالدین صاحب نے اس موقعہ پر بھی زبان نہ کھولی اور حضرت مسیح موعودؑ نے معترضین کے جواب میں ایک زبردست تقریر کی اور آخر میں فرمایا :-

" اب وقت آگیا ہے کہ تمہارے ایمان مضبوط ہوں اور کوئی زلزلہ اور آندھی تمہیں نہ ہلا سکے بعض تم میں ایسے بھی صادق ہیں کہ انہوں نے کسی نشان کی اپنے لئے ضرورت نہ سمجھی گو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ان کو سینکڑوں نشان دکھا دیئے لیکن اگر ایک بھی نشان نہ ہوتا تب بھی وہ مجھے صادق یقین کرتے اور میرے ساتھ تھے۔ چنانچہ مولوی نورالدین صاحب کسی نشان کے طالب نہیں انہوں نے آمنّا و صدقنا کہدیا اور فاروقیؓ ہو کر صدیقی عمل کر لیا لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ شام کی طرف گئے ہوئے تھے واپس آئے تو رستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کی خبر پہنچی وہیں انہوں نے تسلیم کر لیا۔"

حضرت اقدس نے اس قدر پُرجوش بھری تقریر فرمائی تھی کہ مولانا نورالدین حکیم الامۃ ایک جوش اور صدق کے نشہ سے سرشار ہو کر اُٹھے اور کہا کہ :-

لہ حضرت مولانا نورالدینؓ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

"حضرت عمرؓ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رضیت باللّٰہ ربًّا وبمحمدٍ نبیًّا کہکر اقرار کیا تھا۔ اب میں اس وقت صادق امام مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کے حضور وہی اقرار کرتا ہوں کہ مجھے کبھی ذرا بھی شک اور وہم حضور کے متعلق نہیں گذرا اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے ہم جانتے ہیں کہ بہت سے اسباب ایسے ہیں جن کا ہمیں علم نہیں اور میں نے اس کو ہمیشہ آداب نبوت کے خلاف سمجھا ہے کہ کبھی کوئی سوال اس قسم کا کروں میں آپ کے حضور اقرار کرتا ہوں رضینا باللّٰہ ربًّا وبک مسیحًا ومھدیًّا۔"

حضرت مولانا کی اسی اطاعت و فرمانبرداری کا ذکر حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:۔

"میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی پیروی کرتی ہے"

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام)

اسی جذبۂ ایمان کا ذکر آپ نے اس شعر میں فرمایا ہے ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے کہ ہر دل پُر از نور یقیں بودے

لیکن اس اطاعت و فرمانبرداری کے باوجود حضرت مولانا پیر پرستی سے کوسوں دور رہتے آپ بڑے پکے موحد واقعہ ہوئے تھے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ایک دفعہ حضرت ام المومنین نے آپ کو بلا بھیجا، مصروفیت کی وجہ سے

آپ کے جانے میں تاخیر ہوئی تو پھر پیغام آیا، آپ نے فرمایا کہ جاکر کہہ دو ہم نے مرزا کی بیعت کی ہے، ان کی بیوی کی بیعت نہیں کی، کوئی اور پیر ہوتا تو یہ بات سُن کر برافروختہ ہو جاتا، لیکن حضرت مسیح موعودؑ کو جب یہ بتایا گیا تو آپ نے کہا مولوی صاحب سچ ہی تو کہتے ہیں کس قدر بلند کیریکٹر رکھنے والا یہ مرید ہے اور کتنا بلند اخلاق پیر ہے کیا اس کی نظیر کسی اور پیر کی گدی اور سب سے بڑھ کر خلافت ربوہ میں نظر آتی ہے؟

ایک اور واقعہ سُن لیجئے، حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد کسی شخص کے خط کا جواب دیتے ہوئے آپ نے لکھا کہ میں تو کبھی مرزا کی قبر پر بھی نہیں گیا۔

یہ ہے پیر پرستی سے اجتناب اور توحید پرستی کا کمال جو حضرت مولنا نورالدین رحمۃ اللہ علیہ کا خاصہ تھا۔

حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ ان خصوصیات آپ کے علم و فضل، آپ کے تقدس، آپ کی خدمات دینیہ اور سلسلہ کے لئے مالی قربانیوں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا عشق و محبت کا ذکر حضرت مسیح موعود نے جابجا اپنی تصنیفات میں فرمایا ہے جن کے ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں:-

"خداتعالےٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی رُوحیں مجھے عطا کی ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں، جن کا نام ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے

صرف سے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ ان کے دل میں تائید دین کے لئے جوش بھرا ہوا ہے۔ اس کے تصور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ اور رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں۔ اور میں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک سے دریغ نہیں اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔

مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور دائمی غمخواری اور جان نثاری جیسے اُن کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھکر اُن کے حال سے اُن کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اور وہ محبت و اخلاص کے جذبۂ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں ان

کی روح محبت کے جوش اور مستی سے اُن کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ نہایت .... درجہ کی بے رحمی ہے کہ ایسے جان نثار پر وہ سارے فوق الطاقت بوجھ ڈال دیئے جائیں جن کو اُٹھانا ایک گروہ کا کام ہے۔ بے شک مولوی صاحب اس خدمت کو بہم پہنچانے کے لئے تمام جائداد سے دستبردار ہو جانا اور ایوب نبی کی طرح یہ کہنا کہ "میں اکیلا آیا ہوں اور اکیلا جاؤں گا" قبول کر لیں گے۔"

اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ (عربی) میں حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت مولانا کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

" اور میرے دوست سب متقی ہیں، لیکن ان سب سے قوی بصیرت اور کثیر العلم اور زیادہ تر نرم اور حلیم اور اکمل الایمان اور سخت محبت اور معرفت اور خشیت اور یقین اور اثبات والا ایک مبارک شخص، بزرگ، متقی، عالم صالح، فقیہ اور جلیل القدر محدّث اور عظیم الشان حاذق حکیم، حاجی الحرمین، حافظ قرآن، قوم کا قریشی نسب کا فاروقی ہے، جس کا نام نامی مع لقب گرامی مولوی حکیم نورالدین بھیروی ہے اللہ تعالےٰ اس کو دین و دُنیا میں بڑا اجر دے اور صدق و وفا اور اخلاص و محبت اور وفاداری میں میرے سب مریدوں سے وہ اوّل نمبر پر ہے۔

"اور غیر اللہ سے انقطاع میں اور ایثار اور خدمتِ دین میں وہ عجیب شخص ہے، اس نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مختلف وجوہات سے بہت مال خرچ کیا اور میں نے اس کو ان مخلصین سے پایا جو ہر ایک رضا پر اور اولاد و ازواج پر اللہ تعالےٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہیں، اور ہمیشہ اس کی رضا چاہتے ہیں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے مال اور جانیں صرف کرتے ہیں، اور ہر حال میں شکر گذاری سے زندگی بسر کرتے ہیں۔"

"اور وہ شخص رقیق القلب، صاف طبع، حلیم، کریم اور جامع الخیرات بدن کے تعہد اور اس کی لذّات سے بہت دُور، بھلائی اور نیکی کا موقعہ اس کے ہاتھ سے کبھی فوت نہیں ہوتا اور وہ چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے دین کے اعلاء اور تائید میں پانی کی طرح اپنا خون بہا دے، اور اپنی جان کو بھی خاتم النبیّین کی راہ میں صرف کرے، وہ ہر ایک بھلائی کے پیچھے چلتا ہے اور مفسدوں کی بیخکنی کے واسطے ہر ایک سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلےٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس، اللہ تعالےٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا کہ کوئی محب اس سے سبقت

نہیں لے گیا۔ (حمامۃ البشریٰ ص۱۵ ترجمہ عربی عبارت)
کیا اس سے بڑھکر کسی کی تعریف ہو سکتی ہے؟ لیکن یہیں تک نہیں حضرت مسیح موعود نے اپنی ایک اور تصنیف آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصہ میں اس سے بھی زیادہ آپ کی مدح فرمائی ہے اور آپ کے اخلاق و اعمال اور سیرت و صورت کا نقشہ نہایت دلربا الفاظ میں کھینچا ہے اور آپ کو اللہ تعالےٰ کے منتخب بندوں میں سے قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ "اس کی اکثر خوبیوں پر مجھے رشک آتا ہے"

اس تمام عبارت کا اُردو ترجمہ درج ذیل ہے:۔

جب سے میں خدا تعالےٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حی و قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھکر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے اور میں رات دن خدا کے حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے میں تنہا اور ذلیل ہوں پس جبکہ دُعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور آسمان کی فضا اور میری دُعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالےٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک **مخلص اور صدیق** عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے، اور میرے ان مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارہ میں میرے دوست ہیں، اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح **نورالدین** ہے وہ جائے ولادت کے لحاظ

سے بجیر دی اور نسب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے جو کہ اسلام کے
سرداروں میں سے اور شریعت والدین کی اولاد میں سے ہے۔ پس مجھ کو
اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا اور ایسا سرور
ہوا جس طرح کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ملنے سے خوش ہوتے تھے۔ اور میں اپنے غموں کو بھول گیا جب سے
کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میں نے دین کی نصرت کی راہوں میں
اس کو سابقین میں سے پایا اور مجھ کو کسی شخص کے مال نے اس قدر نفع نہیں
پہنچایا جس قدر کہ اس کے مال نے جو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے
لئے دیا اور کئی سال سے دیتا ہے **وہ علم و فضل اور نیکی و سخاوت
میں اپنے ہمچشموں پر فوقیت لے گیا ہے** اور باوجود اس کے اس
کا حلم کوہ رضوی سے زیادہ مضبوط ہے۔ اس نے اپنا تمام چیدہ مال اللہ
تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا ہے اور اپنی تمام خوشی اللہ تعالیٰ کے کلام
میں رکھی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ سخاوت اس کی شرع ہے اور علم اس
**کا مطلوب ہے اور حلم اس کی سیرت ہے اور توکل اس کی غذا
اور میں نے اس کی مانند جہان میں کوئی عالم نہیں دیکھا،** اور
متقین میں ہو کہ اس کی مانند مخلوق میں فقیر نہیں اور نہ خدا تعالیٰ کی راہ میں
اس کی مانند کوئی خرچ کرنے والا دیکھا، میں نے جب سے عقل و سمجھ پائی ہے
اس کی مانند کوئی وسیع علم والا نہیں دیکھا اور وہ جب میرے پاس آیا اور مجھ
سے ملا اور میری نظر اس پر پڑی تو میں نے اسکو دیکھا کہ **وہ میرے رب**

کی آیات میں سے ایک آیت ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ میری اسی
دُعا کا نتیجہ ہے جس پر میں مداومت کرتا تھا اور میری فراست نے مجھ کو بتا دیا کہ وہ
اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے اور میں لوگوں کی طرح
کرنا اور ان کے شمائل کو پھیلانا اس خوف سے بُرا جانتا تھا کہ مبادا اُن کے
نفسوں کو ضرر دے لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ وہ تو ایسے لوگوں میں سے ہے
جن کے نفسانی جذبات شکستہ ہو گئے ہیں اور جن کی طبعی شہوات فناہ ہو گئی ہیں
اور ان پر کوئی خوف نہیں کیا جا سکتا اور اس کے کمال کے نشانوں میں سے یہ ہے
کہ جب اس نے اسلام کو مجروح دیکھا اور اس کو ایک مسافر سرگرداں کی طرح پایا
یا اس درخت کی طرح پایا جو اپنی جگہ سے ہلایا جائے تو اس نے غم کو اپنا شعار
بنا لیا اور مارے غم کے اس کا عیش مکدر ہو گیا اور وہ مضطر کی طرح دین کی مدد کو
کھڑا ہو گیا اور ایسی کتابیں تصنیف کیں جو دقائق اور معارف سے
بھری ہوئی ہیں اور جس کی نظیر پہلے لوگوں کی کتابوں میں نہیں پائی
جاتی ان کی عبارتیں باوجود مختصر ہونے کے فصاحت سے بھری ہوئی ہیں اور
ان کے الفاظ نہایت دلربا، خوبصورت اور عمدہ ہیں جو کہ دیکھنے والے کو شراب
طہور پلاتی ہیں اور اس کی کتابوں کی مثال اس ریشم کی ہے جو مشک کیساتھ
آلودہ کیا جائے۔ پھر اس میں موتی اور یاقوت اور بہت
سی کستوری ملائی جائے، پھر اس میں عنبر ملا کر معجون کی طرح
بنا دیا جائے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی کتابیں جامع ہیں اور ہم ان
میں فوائد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کر سکتے وہ تمام بڑھ گئی ہیں اس لئے

کہ اس نے تمام علمی زیادتی کا احاطہ کر لیا ہے اور بسبب اس کے کہ دلائل و
براہین کے رشتوں کے ساتھ دلوں کو کشش کرتی ہیں اپنے غیر پر فوقیت لے گئی
ہیں۔ مبارکی ہے اس شخص کو جو ان کو حاصل کرے اور
پہچانے اور غور سے پڑھے، ان کی مانند کوئی مددگار نہیں مل سکتا
جو کوئی یہ چاہے کہ قرآن مجید کے عقدوں کو حل کرے اور
خدا تعالیٰ کی کتاب کے اسرار دل پر واقف ہو تو اس کو چاہیئے
ان کتابوں میں مشغول ہو کیونکہ وہ اس چیز کی متکفل ہیں جس کو ذہن
طالب تلاش کرتا ہے ان کے ریحان کی خوشبو دلوں کو فریفتہ کرتی
ہے، ان کی شاخوں میں کثرت سے میوے ہیں اور کوئی شک
نہیں کہ وہ اس باغ کی طرح ہیں جس کے خوشے جھکے ہوئے
ہیں اور اس میں کوئی لغو بات نہیں سنائی دیتی اور پاکوں کے لئے جہانی ہے
اُن میں سے ایک کا نام **فصل الخطاب** اور ایک کا نام **تصدیق براہین
احمدیہ** ہے ان میں متانت الفاظ اور لطافت معانی کے قیمتی موتی پروئے
گئے ہیں یہاں تک کہ وہ مؤلفین کے لئے اسوۂ حسنہ ہو گئی ہیں اور متکلمین
آرزو کرتے ہیں کہ وہ انہیں کتابوں کی طرز پر لکھیں اور بڑے بڑے
عالموں کی زبانوں نے ان کی مدح سرائی کی ہے انکے جواہرات
جواہر البحور پر فوقیت لے گئے اور ان کے موتی دریاؤں
کے موتیوں پر فائق ہو گئے ہیں اور وہ اس کے کمالات پر
ایک دلیل قاطع ہیں۔ ان کی خبر کو ایک وقت کے بعد جان لو گے۔ اور

مؤلف فاضل نے ان کتابوں میں قرآن شریف کے نکات کی تفسیر کرنے کے لئے کمر باندھی ہے اور اپنی تحقیق میں روایت اور درایت کے متعلق کرنے کی مشقت اٹھائی ہے۔ پس آفرین ہے اس کی عالی ہمت کے لئے اور اس کے افکار وقادہ کے لئے۔ پس وہ مسلمانوں کا فخر ہے، اور اس کو قرآن کریم کے دقائق کے استخراج میں اور فرقان حمید کے حقائق کے خزانوں کے پھیلانے میں عجیب ملکہ ہے، بلاشک وہ مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے منوّر ہے اور اپنی پاک طینتی اور شان مردی کے مناسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے نور لیتا ہے وہ ایک عجیب وغریب مرد ہے اس کے ایک ایک لمحہ کے ساتھ انوار کی نہریں بہتی ہیں اس کے ایک ایک رشحہ کے ساتھ فکروں کے شربت پھوٹتے ہیں اور یہ خدائے تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے اور خدائے تعالیٰ خیر الواہبین ہے۔

وہ نخبۃ المتکلمین اور زبدۃ المؤلفین لوگ اس کے زلال سے پیتے ہیں اور اس کی گفتگو کی شیشیاں شراب طہور کی طرح خریدتے ہیں وہ ابرار اور اخیار اور مومنین کا فخر ہے اس کے دل میں لطائف اور دقائق اور معارف اور حقائق کے انوار ساطع ہیں جب وہ اپنے پاک وصاف کلمات اور اچھوتے اور فی البدیہہ عجیب و غریب ملفوظات کے ساتھ کلام کرتا ہے تو گویا دلوں اور روحوں کو لطیف راگوں اور داؤدی مزامیر کے ساتھ فریفتہ کرتا ہے اور کھلے کھلے معجزوں کے

ساتھ لوگوں کو گھٹنوں کے بل بٹھا لیتا ہے ، جب کلام کرتا ہے تو ایسی ایسی حکمتیں منہ سے نکالتا ہے کہ گویا وہ پانی ہے جو پے در پے ٹپک رہا ہے اور سامعین کے مونہوں کی طرف جا رہا ہے ، اور میں نے اپنے فکر کے گھوڑے کو اس کے کمال کی طرف چلایا تو میں نے اسکو اس کے علوم اور اعمال اور نیکی اور صدقات میں یکتائے زمانہ پایا وہ نہایت ذکی الذہن حدید الفواد فصیح اللسان تخبتۃ الایراد اور زیدۃ الاخیار ہے اُس کو سخاوت اور مال عطا کیا گیا ہے ، امیدیں اس کے ساتھ وابستہ کی گئی ہیں پس وہ خدامِ دین کا سردار ہے اور میں اس پر رشک کرنے والوں میں سے ہوں امیدوں والے اس کے صحن میں اُترتے ہیں اور اس کی ہتھیلی سے ابرِ سخاوت طلب کرتے ہیں جو اس کے گھر کا قصد کرتا ہے اور اس کی ملاقات کرتا ہے تو وہ اس سے منہ نہیں پھیرتا - اور فقراء میں سے جو اس کے پاس آتا ہے وہ اس کی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے اور وہ میری ملاقات کے لئے نہایت میلان دل کے ساتھ ایسا مضطرب رہتا ہے جیسے دولتمند سونے کے ساتھ ، وہ محبت و یقین کے پاؤں سے چل کر دُور دراز ملکوں سے میرے پاس آتا ہے وہ ایک دلربا جوان ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اُس سے محبت کرتا ہوں اپنی تمام طاقت سے میری طرف سعی کرتا ہے ، اگرچہ اس کو اتنی ہی فرصت مل جائے ، جو ادھنی کے دودھ دوہنے کے درمیان ہوتی ہے اور خدائے تعالے نے

اس پر قسم قسم کے انعام کئے ہیں اور اس کی بقا کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی مدد کی ہے، اسکو میرے دل سے عجیب تعلقات ہیں، میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بد زبانیاں اور وطن مالوف اور دوستوں کی مفارقت اختیار کرتا ہے۔ میرے کلام کے سننے کے لئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لیئے وہ اپنے اصلی وطن کی یاد کو چھوڑ دیتا ہے اور میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے اور میں اس کو اپنی رضامیں فانیوں کی طرح دیکھتا ہوں۔ جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ بلا توقف پورا کرتا ہے اور جب کسی کام کی طرف مدعو کیا جاتا ہے تو وہ سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں سے ہوتا ہے اس کا دل سلیم ہے اور خلق عظیم اور اس کا کرم ابر کثیر کی طرح ہے اس کی صحبت بدحالوں کے دلوں کو سنوارتی ہے اور اس کا حملہ دین کے دشمنوں پر شیر ببر کے حملہ کی طرح ہے۔ کفار پر اس نے پتھر برسائے ہیں آریوں کے مسائل کو اس نے کھودا ..... اور نقب لگا کر ان بیوقوفوں کی زمین میں اترا اور ان کا تعاقب کیا۔ اور ان کی زمین کو تہ و بالا کر دیا، اور اپنی کتابوں کو مکذبین کے لئے نیزوں کی طرح سیدھا کیا۔ پس خدا تعالےٰ نے اس کے ہاتھ پر دشمنوں کو شرمندہ کیا۔ پس ان کے منہ پر راکھ ڈالی گئی اور سیاہ کر دیا گیا۔ اور وہ مردوں کی طرح ہو گئے، پھر انہوں نے دوبارہ حملہ کرنا چاہا، لیکن مردے

موت کے بعد کس طرح زندہ ہو سکتے ہیں رنستے ہوئے واپس چلے گئے۔ اگر
اُن کے لئے حیاء میں سے کچھ بھی حصّہ ہوتا تو وہ دوبارہ حملہ نہ کرتے۔ لیکن
بے حیائی اس قوم کا خاصہ ہو گیا ہے اس قوم کا حلیہ اس طرح ہو گیا ہے
جس طرح محجّل گھوڑوں میں تحجیل پس وہ ذبح کئے ہوؤوں کی طرح حملہ کرتے ہیں
اور فاضل نبیل موصوف میرے سب سے زیادہ محبت کرنے والے
دوستوں میں سے ہے وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے میری بیعت
کی ہے اور عقد نیت کو میرے ساتھ خاص کر دیا ہے اور جنہوں نے
عہد کا سودا مجھے اس بات پر دیا کہ وہ خدائے تعالےٰ پر کسی کو مقدم نہ
کریں گے پس میں نے ان کو اُن لوگوں میں سے پایا ہے جو اپنے عہد کی محافظت
کرتے اور رب العالمین سے ڈرتے ہیں اور وہ اس پر شرلہ زمانہ میں اس
ماءالمعین کی طرح ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ جس طرح اس کے
دل میں قرآن کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ایسی محبت میں اور کسی
کے دل میں نہیں دیکھتا وہ قرآن کا عاشق ہے اور اس کی آیات مبین کی محبت
اس میں چمکتی ہے اس کے دل میں خدائے تعالےٰ کی طرف سے نور ڈالے
جاتے ہیں۔ پس وہ ان نوروں کے ساتھ قرآن شریف کے وہ دقائق
دکھاتا ہے جو نہایت بعید و پوشیدہ ہوتے ہیں اور اسکی اکثر
خوبیوں پر مجھے رشک آتا ہے اور یہ خدائے تعالےٰ کی عطا ہے
وہ جس کو چاہے دیتا ہے اور وہ خیر الرازقین ہے اور خدائے
تعالےٰ نے اس کو ان لوگوں میں سے بنایا ہے جو قوت و بصارت

والے ہیں اور اس کے کلام میں وہ حلاوت و طلاقت ودیعت کی گئی ہے، جو دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی ، اور اس کی فطرت کے لئے خدائے تعالےٰ کے کلام سے پوری پوری مناسبت ہے۔ خدائے تعالےٰ کے کلام میں بے شمار خزانے ہیں جو اس بزرگ جوان کے لئے ودیعت کئے گئے ہیں، اور یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ اس کے سوائے کوئی اس کے رزقوں میں جھگڑنے والا نہیں کیونکہ اس کے بندوں میں سے بعض وہ مرد ہیں جن کو تھوڑی سی نمی دی گئی ہے اور دوسرے کئی آدمی ہیں جن کو بہت سا پانی دیا گیا ہے اور وہ اس کے ساتھ محبت بازی کرنے والے ہیں۔ مجھے میری زیست کی قسم ہے کہ وہ بڑے بڑے میدانوں کا مرد ہے اس کے لئے کسی کا یہ قول صادق آتا ہے لکل علم رجال ولکل میدان ابطال اور نیز یہ بھی صادق آتا ہے۔ ان فی الزوایا خبایا وفی الرجال بقایا خدا تعالیٰ اس کو عافیت دے اور اس کو محفوظ رکھے اور اس کی عمر کو اپنی رضامندی اور اطاعت میں لمبا کرے اور اس کو مقبولین میں سے بنا دے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کے لبوں پر حکمت بہتی ہے اور آسمان کے نور اس کے پاس نازل ہوتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ مہمانوں کی طرح اس پر نزول انوار متواتر ہو رہا ہے جب کبھی وہ کتاب اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اسرار کے منبع کھولتا ہے اور لطائف کے چشمے بہاتا ہے اور عجیب و غریب معارف ظاہر کرتا ہے جو پردۂ دل کے پیچھے

ہوتے ہیں۔ دقائق کے ذوات کی تدقیق کرتا ہے اور حقائق کی جڑوں تک پہنچکر کھلا کھلا نور لاتا ہے، عقلمند اس کی تقریر کے وقت اس کے کلام کے اعجاز اور عجیب تاثیر کی وجہ سے تسلیم کے ساتھ اس کی طرف اپنی گردنوں کو لمبا کرتے ہیں حق کو سونے کے ڈلے کی طرح دکھاتا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کو جڑھ سے اکھاڑ دیتا ہے، اضطراب میں ڈال دیا ہر ایک جوان کو اس چیز نے جو واقع ہوئی اور علما سٹے علوم روحانیہ کی دولت اور اسرار رحمانیہ کے جواہرات سے بے گوشت ہڈی کی طرح خالی رہ گئے۔ پس وہ جوان کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر ٹوٹ پڑا جیسے شیاطین پر شہاب گرتے ہیں، اس وہ علما میں آنکھ کی پتلی کی طرح ہے اور حکمت کے آسمان میں روشن سورج کی طرح ہے وہ اللہ تعالے کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا، اور وہ ان سطحی راؤں سے خوش نہیں ہوتا جن کا ملبت اونچی زمین ہے نہ نیچی زمین بلکہ اس کا فہم ان دقیق الماخذ اسرار کی طرف پہنچتا ہے جو گہری زمین میں ہوتے ہیں فللّٰہ درّہٗ وعلی اللّٰہ اجرہٗ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف کھوئی ہوئی دولت کو واپس کر دیا ہے اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جو توفیق دیئے جاتے ہیں اور سب حمد اس اللہ تعالے کے لئے ہے جس نے مجھ کو یہ دوست ایسے وقت میں بخشا جبکہ اس کی سخت ضرورت تھی سو میں اللہ تعالے سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کی عمر وصحت اثرات میں برکت دے اور مجھ کو ایسے اوقات

عطا کرے جن میں وہ دعائیں قبول ہوں جو اس کے اور اس کے قبیلہ کے لئے دعا کروں اور میری فراست گواہی دیتی ہے کہ یہ استجابت ایک محقق امر ہے نہ ظنّی اور میں ہر روز امیدواروں میں سے ہوں، خدا تعالےٰ کی قسم میں اس کے کلام میں ایک نئی شان دیکھتا ہوں، اور قرآن شریف کے اسرار کھولنے میں اور اس کلام اور مفہوم کے سمجھنے میں اسکو سابقین میں سے پاتا ہوں اور میں اس کے علم وحلم کو ان دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کونسا دوسرے پر توقیت لے گیا ہے۔ وہ دین متین کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اے ربّ تو اس پر آسمان سے برکتیں نازل فرما اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ، اور جہاں کہیں وہ ہو تو اس کے ہو اور دنیا و آخرت میں اس پر رحم کر، اے ارحم الراحمین۔ آمین ثم آمین۔ تمام تعریف اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً اللہ تعالےٰ کے لئے ہے وہی دنیا و آخرت میں میرا والی ہے۔ اسی کے کلام نے مجھے بلوایا اور اسی کے ہاتھ نے مجھے ہلایا سو میں نے یہ مسودہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اشارے اور القا سے لکھا ہے ولاحول ولا قوت الا باللہ وہی قادر ہے آسمان و زمین میں اے میرے ربّ جو میں نے لکھا ہے محض تیری قوّت و طاقت اور تیرے الہام کے اشارے سے لکھا ہے، پس تمام

تعریف تیرے ہی لئے ہے اے رب العالمین"۔
یہ ہے وہ نورالدین جس کے متعلق آج کہا جاتا ہے کہ :۔

"بتائیں تو سہی کہ وہ کونسے ملک ہیں
جن میں مولوی نورالدین صاحب نے
اسلام کی تبلیغ کی، یورپ، امریکہ،
افریقہ اور ایشیا میں وہ کوئی ایک
ملک ہی دکھادیں جس میں انہوں نے
اسلام پھیلایا ہو"۔

(الفضل ۲ راگست ۱۹۵۶ء)

کون بتا دے ؟ بہتر ہوتا یہ سوال میاں محمود احمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ سے کرتے جنہوں نے فرمایا کہ :۔

" وہ خدام دین کا سردار ہے
اور میں اس پر رشک
کرنے والا ہوں "

اور فرمایا کہ :۔

"میں اس کو علوم اور اعمال
اور نیکی اور صدقات میں
یکتائے زمانہ پاتا ہوں"

میاں صاحب کا سوال ہم پر نہیں ہو سکتا، حضرت مسیح موعودؑ سے ہونا چاہیئے

کہ مولوی نورالدین صاحب کی کونسی خدمات ہیں جن کی بناء پر آپ نے انہیں "خدامِ دین کا سردار" قرار دے دیا اور اُن پر رشک کرنے لگ گئے؟ کون سے اُن کے علوم اور اعمال اور نیکی اور صدقات ہیں جن کی وجہ سے ان کو آپ نے "یکتائے زمانہ" قرار دے دیا؟ کیا یہ مسیح موعودؑ کی تکذیب نہیں کہ وہ تو حضرت مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ کو "خدامِ دین کا سردار" اور "یکتائے زمانہ" قرار دیں، اُن پر رشک کریں ان کو "ربّ کی آیات میں سے ایک آیت" اور "اللہ تعالےٰ کے منتخب بندوں میں سے" ٹھیرائیں اور میاں صاحب فرمائیں کہ:۔

"کون سے ملک میں مولوی نورالدین
صاحب نے اسلام کی تبلیغ کی"

ایسا کہنا فی الحقیقت خدا تعالیٰ کو جھٹلانا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔ "میں نے یہ مسودہ اللہ تعالیٰ کے
فضل اور اشارے اور القاء سے لکھا ہے"

تعجب ہے خدا تعالیٰ تو مولٰنا نورالدینؓ کی مدح و توصیف مسیح موعودؑ کے قلم سے لکھواتا ہے اور میاں صاحب پوچھتے کہ انہوں نے کون سے مشن قائم کئے؟ آئیے ہم آپ کو بتائیں کہ وہ تمام مشن جن پر آپ کو فخر و ناز ہے اور بڑے تبختر و استکبار کے ساتھ آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

"ہر ملک میں مَیں نے مبلغ بھجوائے یورپ

کی ہر مسجد میں نے بنوائی اور بیرونی ممالک
میں ہر مشن میں نے قائم کیا۔"[1]

یہ تمام مشن فی الحقیقت مولوی نورالدین صاحب کے قائم کئے ہوئے ہیں۔ بیرونی مشنوں کے قیام کی طرح فی الحقیقت مولوی نورالدین صاحب نے ہی ڈالی، جن کے زمانہ میں خواجہ کمال الدین صاحب تبلیغ اسلام کا جذبہ لئے ہوئے انگلستان تشریف لے گئے اور حضرت مولانا نے انہیں وہاں مسجد ووکنگ کا پتہ دیا، جہاں سب سے پہلے اسلامی مشن کا قیام عمل میں آیا، اسی مشن کے قیام سے حضرت مسیح موعود کا وہ کشف پُورا ہوا جس میں آپ نے لندن میں وعظ کرتے ہوئے سفید پرندے پکڑے، اور اسی مشن کی بے نظیر کامیابیوں نے جو حضرت مولانا نورالدین رحمۃ اللہ کی دعاؤں کا نتیجہ اور اُن کے عظیم الشان کارناموں میں سے ہیں میاں صاحب کو بیرونی مشنوں کے قیام کی طرف توجہ دلائی، ہم ان مشنوں کی تحقیر نہیں کرتے، جہاں تک تبلیغ اسلام کا کام اُن کے ذریعہ ہوتا ہے ہم اسکی قدر کرتے ہیں، لیکن ووکنگ مسلم مشن کو شرف اولیت حاصل ہے، اور

---

[1] کس قدر غلط بیانی ہے، کیا برلن مسجد، ووکنگ کی شاہجہان مسجد، میاں صاحب کی بنوائی ہوئی ہیں، کیا ووکنگ مسلم مشن، برلن مسلم مشن، امریکہ کا فرانسسکو مشن میاں صاحب نے قائم کئے تھے؟ یہ تو جماعت احمدیہ لاہور کے کارنامے ہیں جن کو وہ حضرت مولانا نورالدین رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں کے کرشمے اور حضرت مسیح موعود کی دلی آرزوؤں اور خوابوں کی تعبیر سمجھتے ہیں۔

اسی شرف کی حقیقی حقدار وہ ذات گرامی ہے جس کو حضرت مسیح موعودؑ نے "خدام دین کا سردار" قرار دیا یعنے حضرت مولنا نورالدین رحمۃ اللہ علیہ۔

یہاں تک نہیں، حضرت مولنا نورالدین رحمۃ اللہ علیہ ہی کے زمانہ خلافت میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا، جو حضرت مولنا کو شروع سے آخر تک سنایا گیا، اور آپکو جناب الٰہی سے اس کی قبولیت کا الہام ہوا،

یہی وہ مولنا نورالدین رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے زیر ہدایت عیسائیت کے ردّ میں کتاب لکھی، تصدیق براہین احمدیہ جیسی بینظیر تصنیف کی اور سب سے بڑھ کر اس گئے گذرے زمانہ میں جبکہ مسلمان قرآن سے دور جا پڑے تھے، جماعت احمدیہ میں درس قرآن کی بنیاد ڈالی جس کا یہ نتیجہ ہے کہ آج مسلمانوں میں جگہ جگہ درس قرآن کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے

اسی نورالدین کے متعلق ہیں کہ اس نے کیا خدمت اسلام کی حق و حقیقت پہ پردہ ڈالنا ہے، یہ وہ نورالدین اعظم ہے جو بقول مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:—

"مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے
منوّر ہے اور اپنی پاک طبیعتی
اور شان مردی کے مناسب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
نور سے نور لیتا ہے وہ

عجیب وغریب مرد ہے اس کے
ایک ایک لمحہ کے ساتھ انوار
کی نہریں بہتی ہیں اُس کے ایک
رشحہ کے ساتھ فکروں
کے شربت پھوٹتے ہیں، اور
یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے جس کو
چاہے عطا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ
خیر الواہبین ہے۔"

شائع کردہ
وائی ایم اے۔ ایسوسی ایشن لاہور؛

(مطبوعہ تعلیمی پریس لاہور)